بسم اللہ الرحمن الرحیم

نو مسلم اپنے بچوں کو اسلام کی دعوت کیسے دے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

ایک نیو مسلم کا سوال ہے کہ میں اپنے غیر مسلم بچوں کو دین اسلام کی دعوت کیسے دوں؟

جواب

والدین کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے بچوں کو دینِ اسلام کی دعوت حکمت، نرمی اور حسنِ سلوک کے ساتھ دیں۔ اس مقصد کے لیے سختی اختیار کرنے کے بجائے محبت اور شفقت کے ساتھ اسلام کی تعلیمات اور اس کی خوبیوں کو سمجھائیں۔ یاد رہے کہ صرف زبانی کلامی نصیحت کرنا کافی نہیں، بلکہ سب سے اہم اور مؤثر چیز والدین کا اپنا عملی کردار ہے۔ لہٰذا والدین کو چاہیے کہ وہ اپنے اخلاق، اعمال اور طرزِ زندگی کے ذریعے اسلام کی خوبصورتی بچوں کے سامنے پیش کریں تاکہ بچے دل سے اسلام کی طرف راغب ہوں۔ نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے بھی یہی طریقہ اختیار فرمایا اور اپنے عمل، اخلاق اور سیرت کے ذریعے دین کی اصل خوبصورتی لوگوں کے سامنے پیش کی۔

نیز والدین کو چاہیے کہ وہ پہلے خود شریعتِ مطہرہ کے احکام کی حکمتیں اچھی طرح سمجھیں اور پھر بچوں کو مناسب انداز میں سکھائیں، تاکہ بچے جان سکیں کہ دینِ اسلام کس قدر خوبصورت اور کامل دین ہے۔ مثلاً:

بچوں کو یہ بات سمجھائیں کہ دینِ اسلام انسان کی ظاہری و باطنی پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے، اسی لیے نماز کے لیے وضو اور طہارت کو لازم قرار دیا گیا ہے تاکہ انسان جسمانی اور روحانی طور پر پاک رہے۔

اسی طرح اسلام جان، مال اور عزت کی حفاظت کا درس دیتا ہے، لہٰذا چوری، ظلم اور دھوکہ دہی کو حرام قرار دیا گیا ہے تاکہ معاشرہ امن و سکون کا گہوارہ بن سکے۔

مزید یہ کہ اسلام باہمی ہمدردی اور تعاون کو فروغ دیتا ہے، اس لیے زکوٰۃ اور صدقات کا حکم دیا گیا ہے تاکہ ضرورت مندوں کی مدد ہو اور معاشرتی توازن قائم رہے۔

اسی طرح خاندانی نظام کے تحفظ کے لیے نکاح کو آسان اور زنا کو حرام قرار دیا گیا ہے۔ نیز روزوں کے ذریعے انسان کو نظم و ضبط اور خواہشات پر قابو پانے کی تربیت دی جاتی ہے۔ لہٰذا والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کو صرف عبادات ہی نہ بتائیں بلکہ ان کی حکمت اور فوائد بھی سمجھائیں۔

مزید یہ کہ والدین بچوں کو اللہ تعالیٰ کے متعلق عقائد بھی بتائیں، تاکہ وہ اس کی وحدانیت، صفات اور عظمت کو سمجھ سکیں۔ اسی طرح بچوں کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ سے بھی آگاہ کریں، تاکہ وہ جان سکیں کہ اسلام کی تعلیمات عملی زندگی میں کیسے نافذ کی جاتی ہیں۔

نیز قرآن مجید واحادیث طیبہ میں موجود اخلاقی تعلیمات کو بھی بچوں کے سامنے پیش کریں، تاکہ بچے سچائی، امانت، صبر، شکر، عدل اور ہمدردی وغیرہ اخلاقی اقدار اپنانا سیکھیں۔ یوں والدین کے لیے ضروری ہے کہ وہ بچوں کی تربیت میں علم اور عمل دونوں کا امتزاج پیش کریں، تاکہ بچے نہ صرف دینی معلومات حاصل کریں بلکہ دین کی عملی خوبصورتی کو بھی دیکھ کر اپنے کردار میں اسے اپنانے کی کوشش کریں۔

اوپر کی ہدایات مسلمان اولاد کی تربیت کے لیے بھی مفید ہیں اور غیر مسلم اولاد کو اسلام کی ترغیب کے لیے بھی۔

اپنے گھر والوں کو نیکی کی دعوت دینے کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ﴾ ترجمہ کنزالعرفان: ”اے ایمان والو! اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔“ (القرآن، پارہ 28، سورۃ التحریم: 06)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”یعنی اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی فرمانبرداری اختیار کر کے، عبادتیں بجالا کر، گناہوں سے باز رہ کر، اپنے گھر والوں کو نیکی کی ہدایت اور بدی سے ممانعت کر کے اور انہیں علم و ادب سکھا کر اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔“ (تفسیر صراط الجنان، جلد 10، صفحہ 221، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

اسلام کی دعوت دینے میں نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے اپنے اعلیٰ کردار کو پیش فرمایا، تاکہ لوگ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی عملی زندگی کو دیکھ کر دینِ اسلام کی حقیقت کو پہچانیں اور اس پر ایمان لے آئیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ﴿قُلْ لَّوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا تَلَوْتُهٗ عَلَیْكُمْ وَ لَاۤ اَدْرٰىكُمْ بِهٖ فَقَدْ لَبِثْتُ فِیْكُمْ عُمُرًا مِّنْ قَبْلِهٖؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ﴾ ترجمہ کنز العرفان: تم فرماؤ: اگر اللہ چاہتا تو میں تمہارے سامنے اس کی تلاوت نہ کرتا اور نہ وہ تمہیں اس سے خبردار کرتا تو بیشک میں اس سے پہلے تم میں اپنی ایک عمر گزار چکا ہوں تو کیا تمہیں عقل نہیں؟ (القرآن، پارہ 11، سورۃ یونس: 16)

سیرت طیبہ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ وَ الْیَوْمَ الْاٰخِرَ وَ ذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا﴾ ترجمۂ کنزالایمان: ”بیشک تمہیں رسولُ اللہ کی پیروی بہتر ہے اس کے لیے کہ اللہ اور پچھلے دن کی امید رکھتا ہو اور اللہ کو بہت یاد کرے۔“ (القرآن، پارہ 21، سورۃ الاحزاب: 21)

اس آیت مبارکہ کے تحت تفسیر صراط الجنان میں ہے: ”یاد رہے کہ عبادات، معاملات، اَخلاقیات، سختیوں اور مشقتوں پر صبر کرنے میں اور نعمتوں پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے میں، الغرض زندگی کے ہر شعبہ میں اور ہر پہلو کے اعتبار سے تاجدارِ رسالت صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی اور سیرت میں ایک کامل نمونہ موجود ہے، لہٰذا ہر ایک کو اور بطورِ خاص مسلمانوں کو چاہئے کہ وہ اَقوال میں، اَفعال میں، اَخلاق میں اور اپنے دیگر احوال میں سیّد المرسَلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک سیرت پر عمل پیرا ہوں اور اپنی زندگی کے تمام معمولات میں سیّد العالَمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی پیروی کریں۔" (تفسیر صراط الجنان، جلد07، صفحہ588، مکتبۃ المدینۃ، کراچی)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

تاریخ اجراء: 22 رمضان المبارک 1447ھ/12 مارچ 2026ء